www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ مترادفہ
۱۳	فضیلت دینا	فَضَّلَ - كَرَّمَ (۲)
۱۴	فیصلہ کرنا	فَتَحَ - فَصَلَ - حَكَمَ -
		قَضٰى - حَتَمَ (۵)
	ق	
۱	قابو پانا	قَدَرَ - اَقْرَنَ - اِسْتَحْوَذَ -
		اِحْتَنَكَ (۴)
۲	قافلہ	سَيَّارَة - عِيْر - رَكْب (۳)
۳	قبر	قبر - مرقد - جَدَث (۳)
۴	قبول کرنا	قبل اور تقبّل - اجاب اور استجاب (۲)
۵	قبیلہ - خاندان	شعوب - قبائل فصيلة - رهط
		عشيرة - اسباط (۶)
۶	قتل کرنا	قَتَلَ - سَفَكَ - حَسَّ - اَثْخَنَ (۴)
۷	قدم	قدم - خطوة - اثر (۳)
۸	قرار پکڑنا	قَرَّ - استوٰى (على)
۹	قرآن کے مختلف نام	قرآن - فرقان - ذکر اور تذکرة کتاب مبین - حدیث (۵)
۱۰	قربانی کا جانور	بُدْن - نُسُك - هَدْى - قَلَائِد (۴)
	قرض	دیکھیے "ادھار"
	قریب ہونا - کرنا	" "نزدیک ہونا - کرنا"
۱۱	قسم اٹھانا	وَ - تَ - قسم - يمين - حَلَف
		اَلِيَّة - اِيلاء (۷)
۱۲	قسم توڑنا	نكث - نقض - حَنِثَ (۳)
۱۳	قلعہ	حُصُون - صياصى - بُرُوج -
		محاريب (۴)
	قوت	دیکھیے "طاقت"
۱۴	قوت دینا	اَيَّدَ - اَزَرَ - عَزَّزَ (۳)
۱۵	قمیص	قميص - سرابيل (۲)
۱۶	قیامت اور اس کے مختلف نام	قيامت - الساعة - يوم الدين يوم الخروج - يوم الحساب يوم الفصل -
		غاشية - حاقة - صاخة - آزفة - قارعة - طامة الكبرى (۱۲)
	قیام کرنا	دیکھیے "آباد ہونا اور ٹھہرنا"
۱۷	قید خانہ	سِجْن - حَصِير (۲)
۱۸	قید کرنا — قیدی بنانا	حَبَسَ - اَثْبَتَ - اَسَرَ - اَسْجَنَ (۴)
	ک	
۱	کاٹنا	حَصَدَ - صَرَمَ - قطع - قَطَّعَ - بَتَرَ - بَتَكَ - عَضَّ - خَضَدَ - جَذَّ - عَقَرَ (۱۰)
۲	کٹنا	تَقَطَّعَ - مَنَّ (۲)
۳	کاغذ	رَقّ - قِرطاس (۲)
۴	کافی ہونا	كَفٰى - حَسْب (۲)
	کالا	دیکھیے "سیاہ"
۵	کام آنا	جَزٰى - اَغْنٰى (۲)
۶	کام - کام کرنا	فِعْل اور فَعَلَ - عَمَل اور عَمِلَ - صَنَعَ - صَدَعَ - جَرَحَ اور اِجْتَرَحَ - تَعَمَّدَ - اَمْر - شَاْن (۸)
۷	کامیاب ہونا	اَفْلَحَ - فَازَ (۲)
۸	کان	اُذُن - سَمْع (۲)
۹	کانپنا	زَلْزَلَ - مَارَ - رَجَّ - رَجَفَ (۴)
۱۰	کب	اَيَّان - مَتٰى (۲)
۱۱	کتاب	كِتَاب - اَسْفَار - سِجِل - نُسْخَة - زُبُر - صُحُف (۶)
۱۲	کترا جانا - بچ کر نکل جانا	زَاوَرَ - قَرَضَ - حَادَ (۳)
۱۳	کتنا - کتنے	كَمْ - كَاَيِّنْ یا كَاَيِّن (۲)
	کجی	دیکھیے "ٹیڑھ - ٹیڑھا ہونا"
	کروٹ	" "پہلو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اِسْتَحَبَّ: حُب بمعنی محبت اور اِسْتَحَبَّ بمعنی ایسی چیز کو اختیار کرنا جسے اختیار کرنے کو انسان کا جی بھی چاہتا ہو۔ ارشاد باری ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ (۹/۲۳) — اے ایمان والو! اگر تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو اختیار کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو۔

۲۔ تَحَرّٰی (حرو) اَحْرٰی بمعنی لائق تر (م ق) اور تَحَرّٰی بمعنی استعمال میں زیادہ مناسب و لائق کو طلب کرنا۔ دو چیزوں میں سے زیادہ بہتر کو طلب کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (۷۲/۱۴) — تو جو کوئی اسلام لایا اس نے اٹکل کر لیا نیک راہ کا (عثمانی)

ماحصل: دو یا زیادہ چیزوں سے ایسی چیز کو اختیار کرنا جو جی کو بھائے تو یہ اِسْتَحَبَّ ہے اور اس چیز کو اختیار کرنا جو فی الواقع مناسب اور لائق تر ہو تو یہ تَحَرّٰی ہے۔ نیز دیکھیے۔ پسند کرنا اور چن لینا۔

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ اُدھار

کے لیے قرض اور دَین کے الفاظ قرآن میں استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ قرض
۲۔ دین

قرض ایسا ادھار جو انسان اپنی احتیاجات کے لیے کسی دوسرے سے لیتا ہے اور امام راغب کے مطابق وہ مال جو اس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے دیا جائے۔ اس شرط پر کہ وُہ واپس مل جائے گا۔ (مف) اور صاحب منتہی الارب اس پر اس شرط کا بھی اضافہ کرتے ہیں کہ ایسا ادھار جس کی ادائیگی کے لیے مدت مقرر نہ کی گئی ہو۔ (م۔ا) اگر مدت مقرر ہو تو یہ دَین ہے۔ اس پر دلیل یہ آیت ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ (۲/۲۸۲) — اے ایمان والو۔ جب تم آپس میں کبھی لین دین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔

اور دَین سے مراد لین دین کی تمام تر ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ گویا یہ لفظ قرض سے عام ہے۔ یہ تجارتی اغراض کے تحت بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور ذاتی ضرورتوں کے لیے بھی۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ ایک آدمی نے لوگوں کو پانچ ہزار روپے ادا کرنے ہیں۔ اور ساتھ ہی آٹھ ہزار لینے بھی ہیں۔ تو وہ مدیون تو ضرور ہے لیکن مقروض نہیں ہے۔ اور اگر اس نے آٹھ ہزار ادا کرنے ہیں اور پانچ ہزار لینا ہیں تو وہ مدیون بھی ہے اور مقروض بھی۔ اور اگر کسی شخص نے ذاتی ضروریات کے لیے قرض کسی مقررہ مدت پر لیا ہے تو اس نے مقررہ وقت پر قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لی ہے تو یہ قرض نہیں بلکہ دَین ہے کیونکہ قرض کا لفظ جہاں کہیں قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اکثر ساتھ حسنا کا لفظ بھی آیا ہے اور قرض حسنہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ:

وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ۔ (۲/۲۸۱) — اور اگر قرض لینے والا تنگدست ہو تو اسے کشائش (کے حاصل ہونے تک) مہلت دو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ (۶/۳۵) اور اگر اُن کی رُوگردانی تم پر گراں گزرتی ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ اور نماز اور صبر سے مدد لیا کرو اور بیشک نماز
وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (۲/۴۵) گراں ہے مگر ان لوگوں پر جو عاجزی کرنے والے ہیں۔

ماحصل: (۱) ثقل، وزن میں بوجھل ہونا۔ (۳) اَدٌ: محنت و مشقت کی زیادتی کی وجہ سے طبیعت کا بوجھل ہونا۔
(۲) کسل، سستی کی وجہ سے طبیعت کا بوجھل ہونا۔ (۴) کَبُرَ: کسی کام کو مشکل اور بھاری سمجھنے کی وجہ سے طبیعت بوجھل ہونا۔

بوجھ اٹھانا کیلیے دیکھیے ۔۔۔۔ اُٹھانا

۵۲ ۔۔ بوڑھا

کے لیے شَیْخ، شِیْب، کَهْل، عَجُوْز، مُعَمَّر، عَوَان، فَارِض کے الفاظ آتے ہیں:

۱۔ شیخ: بمعنی بزرگ۔ خواہ عمر کے لحاظ سے بڑا ہو، یا علم فضیلت اور مرتبہ میں بلند مقام رکھتا ہو۔ (منجد) شیخ دراصل تکریم کا لفظ ہے۔ شیخ المرأۃ عورت کے خاوند کو بھی کہہ دیتے ہیں خواہ وُہ چھوٹی عمر کا ہو۔ تاہم قرآن کریم سے یہ لفظ عمر کے لحاظ سے بوڑھا کے معنی میں ہی استعمال ہُوا ہے (ج۔ شیوخ) ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو۔ پھر بوڑھے ہو
لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۔ (۴۰/۶۷) جاتے ہو۔

۲۔ شِیْب، شَابَ بمعنی سفید بالوں والا ہونا۔ کہتے ہیں شَابَتْ رُءُوْسُ الْاٰكَام یعنی ٹیلوں کی چوٹیاں برف سے سفید ہو گئیں۔ اور اَشْیَب کے معنی سفید سر والا۔ شِیْب اسی کی جمع ہے۔ (منجد) اور شَیْب بمعنی بڑھاپا (مف) صاحب فقہ اللغۃ اسے جوانی اور بڑھاپے کا درمیانی حصّہ قرار دیتے اور ۳۰ سے ۴۰ سال تک عمر بتلاتے ہیں (ف۔ل ۹۱) بہرحال شیب وہی ہو سکتا ہے جس کے بال سفید ہونا شروع ہو چکے ہوں۔ ارشادِ باری ہے:

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا اگر تم نے کفر کیا تو تم اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا
يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا (۷۳/۱۷) کر دے گا۔

۳۔ کَهْل بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا اور کَهْل ۳۰ سال سے ۵۰ سال کی عمر والے کو کہتے ہیں اور کَاهَلَ الرَّجُل سے مراد آدمی کا شادی کرنا ہے (منجد) جبکہ صاحب فقہ اللغۃ اسے ۴۰ سے ۶۰ سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں (ف ل ۹) ان کے اپنے الفاظ ہیں "ثُمَّ مَا دَامَ بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ وَالْاَرْبَعِيْنَ فَهُوَ شَابٌّ۔ ثُمَّ هُوَ كَهْلٌ اِلٰٓى اَنْ يَّسْتَوْفِيَ السِّتِّيْنَ" قرآن میں ہے:

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۔ اور وُہ (مسیح ابن مریم) ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر
(۳/۴۶) (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا لیا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ (۱۱۴/۴) (اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں، شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

۵۴۔ پیدا کرنا

کے لیے بَرَأَ[1]، بَدَعَ[2]، فَطَرَ[3]، خَلَقَ[4]، اَنْشَأَ[5] اور ذَرَأَ[6] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَرَأَ: کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا۔ جامۂ خلقت پہنانا (منجد) نق۔ل ۱۱۳)۔ ایجاد و اختراع کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ (۲/۵۴) اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔

۲۔ بَدَعَ: پہلی بار بنانا۔ کسی نمونہ اور کسی کی تقلید کے بغیر بنانا (مف) اور بدیع بمعنی انوکھی چیز بنانے والا (منجد) ارشادِ باری ہے:

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (۲/۱۱۷) وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

۳۔ فَطَرَ: کے معنی تراش خراش کو خوبصورت تخلیق کرنا۔ آیت فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (۳۰/۳۰) کا ترجمہ عثمانی صاحب یوں کرتے ہیں، "وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو"

نیز ارشادِ باری ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ (۳۵/۱) سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار ہے) جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔
سب خوبی اللہ کو ہے جس نے بنا نکالے آسمان اور زمین (عثمانی)

۴۔ خَلَقَ: کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) کسی چیز کو بنانے کے لیے اس کا اندازہ لگانا یا خاکہ تیار کرنا (مف) گویا تخلیق کا کام ذہنی بھی ہوسکتا ہے اور اس کی نسبت غیر اللہ کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔

(۲) کبھی خلق اِبداع کے معنی میں بھی آتا ہے۔ قرآن کریم میں جیسے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ آتا ہے، ایسے ہی بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھی آتا ہے۔ اس صورت میں اس کی نسبت غیر اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی۔

(۳) اور خلق کا عام مفہوم یہ ہے کہ ایک چیز سے دوسری چیز بنائی جائے۔ پہلے مادہ موجود ہو تو اس سے کوئی دوسری ایجاد کی جائے۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (اور) اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیۡءٍ (۲۸/۵۷) پہنچائے جاتے ہیں (جالندھری)

اور اِجۡتَبٰی کے معنی ہیں کسی عمدہ چیز کو انتخاب کر کے قریب کر لینا، مقرب و برگزیدہ بنا لینا۔ قرآن میں ہے:

وَكَذٰلِكَ يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ — اور اسی طرح (اے یوسفؑ) خدا تمہیں برگزیدہ کرے گا

مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ (۱۲/۶) — اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم تمہیں سکھلائے گا۔

۴۔ اِسۡتَخۡلَصَ: خَلَصَ (ضد خَلَطَ) بمعنی دوسری چیزوں کی آمیزش اور آلائش سے صاف ہونا خالص ہونا۔ اور خَلَّصَ بمعنی خالص بنانا (منجد) خلص، صفی سے ابلغ ہے۔ کیونکہ صفی کبھی پہلے ہی صاف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا استخلص کے معنی کسی کو چننا اور اسے اپنے لیے مختص کر لینا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِيۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ — شاہ مصر نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ میں

لِنَفۡسِيۡ (۱۲/۵۴) — اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔

۵۔ اصطنع: صنع کے معنی ہیں کسی چیز کو فنی مہارت سے بنانا۔ اور اصطنع کے معنی کسی خاص مقصد کے لیے کسی موزوں شخص کا انتخاب کر کے اس کی خاص طور سے تربیت کرنا۔ حضرت موسیٰ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِيۡ (۲۰/۴۱) — اور (اے موسیٰؑ) میں نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔

ماحصل: (۱) اختیار: بہت سی چیزوں میں سے کسی بہتر چیز کا انتخاب کرنا۔

(۲) اِصۡطَفٰی: کسی چیز کو پاکیزگی کی بناء پر انتخاب کرنا۔

(۳) اِجۡتَبٰی: کسی کو انتخاب کر کے اسے اپنا مقرب بنانا۔

(۴) اِسۡتَخۡلَصَ: کسی خاص مقصد کے لیے کسی شخص کا انتخاب کرنا۔

(۵) اِصۡطَنَعَ: کسی خاص مقصد کے لیے کسی کا انتخاب کر کے اس کی موزوں طریقہ پر تربیت کرنا۔

۱۹۔۔۔۔ چوپائے

کے لیے وُحُوش، بَهَائِم، اَنۡعَام، دَوَّاب کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ وُحُوش: وحش کی جمع ہے۔ اور وحش، انس کی ضد ہے۔ یعنی ایسے جاندار جو انسان سے مانوس نہ ہوں۔ جنگلی جانور اور درندے وغیرہ (مف) قرآن میں ہے:

وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ (۸۱/۵) — اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جاویں گے۔

۲۔ بَهَائِم: بَهِيۡمَه کی جمع ہے۔ اور وحشی چوپایوں کے علاوہ باقی سب قسم کے چوپایوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (مف) خواہ خشکی کے ہوں یا تری کے۔ (منجد) تاہم اس کا استعمال زیادہ تر بھیڑ بکری اور گائے پر ہوتا ہے (منجد) بهمہ بھیڑ بکری کے بچہ کو کہتے ہیں (مف) اور بهيمہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ ایسے چوپائے (ماسوائے درندوں کے) جن میں قوت گویائی نہ ہو (منجد) اور بُهۡمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذ

ذائقہ کے لیے دیکھیے ــــ "مزا"

۱ ــــ ذبح کرنا

کے لیے ذَبَحَ، ذَکّٰی (ذکو) اور نَحَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ذَبَحَ: کسی جانور کے حلق پر معروف طریقہ شرعی سے چھری چلانا اور حرارت غریزی کو خارج کرنا (مف) قرآن میں ہے:

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ (۲/۷۱) سو انہوں نے گائے کو ذبح کیا۔ گو وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

۲۔ ذَکّٰی: جانور کو اس طریقہ سے ذبح کرنا کہ اس کی جان جلد از جلد اور بسہولت نکل جائے (م-ل) اور بمعنی "شکاری جانور پر تکبیر پڑھ کر چھوڑ دیا جائے، پھر بعد میں اسے مخصوص طریق شرعیہ کے مطابق ذبح کر لیا جائے" (مف) ارشادِ باری ہے:

وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ۔ (۵/۳) اور وہ جانور بھی (تم پر حرام ہے) جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔

۳۔ نَحَرَ بمعنی سینہ پر چوٹ لگانا۔ ذبح کرنا۔ اور نَحْر بمعنی سینہ کا اوپر کا حصہ (ج نحور) اور اِنْتَحَرَ بمعنی خودکشی کرنا۔ اور يَوْمُ النَّحْرِ بمعنی قربانی کا دن۔ یعنی ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ (منجد)۔ اور نَحَرَ بمعنی قربانی کی یا گلا کاٹا یا مقابلہ کیا (م-ق) گویا نحر کا اصل معنی گلا کاٹنا ہے خواہ بہ صرف ذبح کی صورت ہو یا قربانی کی۔ خواہ برچھے سے ہو یا چھری سے اور خواہ کھڑے جانور کا کاٹا جائے یا لٹا کر۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۱۰۸/۲) سو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

ماحصل:

(۱) ذَبَحَ: معروف طریقہ شرعی سے کسی جانور کو ذبح کرنا۔

(۲) ذَکّٰی: ذبح کرتے وقت جانور کی سہولت کا خیال رکھنا۔

(۳) نَحَرَ: گلا کاٹنے کی کوئی بھی صورت خواہ یہ ذبح ہو یا قربانی کی شکل یا کوئی اور صورت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) طَرِیْقَۃ : وُہ رسم و رواج جنھیں انسان مذہبی امور سمجھنے لگتا ہے۔
(۲) سُنَّۃ : وُہ قوانینِ الٰہیہ جو کائنات میں جاری و ساری ہیں۔ یا وُہ طریق جس کی کوئی داغ بیل ڈالے اور وُہ چل نکلے۔
(۳) اُمَّۃ : کسی ہم خیال جماعت کا نظریہ یا عقیدہ اور اسکے ہم خیال لوگ۔
(۴) شَرِیْعَۃ : ایسے قوانینِ الٰہیہ جو ضرورت اور حالات کے تحت تبدیل کیے جاتے رہے۔
(۵) مِنْهَاج : شرعی احکام کی ادائیگی کا طریق کار۔ وضاحت اور وسعت۔
(۶) مَنْسَك : عبادات اور بالخصوص حج کے شعائر و احکام۔
(۷) شَاكِلَتِه : کسی کے انفرادی رحجان کے سبب اس کا طرزِ عمل۔
(۸) مَعْرُوْف : ایسا رسم و رواج جو معاشرہ میں پسندیدہ ہو۔ اور اس پر شرعًا کوئی پابندی نہ ہو۔
(۹) خُلُق : ایسی عادات یا طور طریقے جو کسی کی طبیعت میں رچ چکے ہوں۔

۴۔ طعنہ دینا

کے لیے طَعَنَ[۱]، لَمَزَ[۲] اور هَمَزَ[۳] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طَعَنَ : بمعنی نیزہ، سینگ یا کسی دوسری تیز اور نوکیلی چیز کے ساتھ زخم کرنا (مف) پھر استعارہ کے طور پر اس لفظ کا استعمال کسی شخص کے متعلق یا اس کے منہ پر ایسی بات کہنا جو اسے نیزہ کی طرح لگے، کے لیے بھی ہوتا ہے یعنی کسی کا کوئی عیب اس طرح بیان کرنا جو اسے سخت ناگوار ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (۹/۱۲) — اگر عہد کرنے کے بعد وُہ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔

۲۔ لَمَزَ : بمعنی عیب جوئی یا عیب چینی کرنا۔ کسی کے عیوب تلاش کرتے رہنا اور اس مقصد کے لیے اس کی غیبت کرنا (مف) تاکہ کسی کا کوئی کمزور پہلو ہاتھ آجائے۔ پھر اس پر حرف گیری یا طعنہ زنی کرنا۔ اور بمعنی کسی کے فعل پر بے انصافی کا الزام لگانا (فق ۲۹) قرآن میں ہے:

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ (۹/۷۹) — اور وُہ لوگ جو مسلمانوں میں سے دل کھول کر صدقہ و خیرات کرنے والوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

۳۔ هَمَزَ : بمعنی چٹکی لینا، چبھونا، غیبت کرنا۔ اور هامز بمعنی بڑا عیب گیر اور هَمَّاز بمعنی عیب گیر اور طعن و تشنیع کرنے والا (منجد) اور هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ بمعنی شیطان کی چھیڑ چھاڑ اور وساوس (منجد) اور هَامِز بمعنی غیبت میں طعن آمیز اشارے کرنے والا (مف) اور هَمَزَ بمعنی آنکھ سے اشارہ کیا۔ کاٹا۔ مارا اور غیبت کی۔ اور همز الفرس بمعنی گھوڑے کو ایڑ لگائی (م۔ ق) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (۹۱/۱۰) اور جس نے اسے (نفس) کو خاک آلود کیا وُہ نامراد ہوا۔

(۲) اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ (۱۶/۵۹) یا تو بے عزتی اور خفت برداشت کر کے اپنے پاس رہنے دے یا پھر زمین میں گاڑ دے۔

۴۔ وَاَدَ: کسی زندہ کو مٹی کے بوجھ تلے دبا دینا (م۔ل) زندہ درگور کرنا۔ یہ دَسّ سے اخص ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (۸۱/۸) اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے کہ وُہ کس جرم کی پاداش میں ماری گئی تھی۔

ماحصل: (۱) نَصَبَ: جھنڈے کی طرح گاڑنا۔ تھوڑا حصّہ زمین میں باقی سیدھا اوپر۔

(۲) اَرْسٰى: کھونٹے کی طرح ٹھونکنا۔ زمین کے اندر زیادہ حصّہ۔

(۳) دَسّ: کسی چیز کو زیر زمین دبا دینا۔ یا گاڑ دینا۔

(۴) وَاَدَ: کسی جاندار کو زمین میں دبانا۔

گرد و غبار کے لیے دیکھیے "غبار"

۳۔ گردش (زمانہ کی)

کے لیے رَيْبُ (المنون)، دَآئِرَةٌ (دور)، دُوْلَةٌ اور دَاوَلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَيْبُ (المنون) رَيْب بمعنی شک اور خلجان۔ اضطراب (تفصیل شک و شبہ میں دیکھیے) تہمت گردش۔ اور مَنىٰ بمعنی آزمانا۔ بتلا کرنا۔ نیز مَنِيَّة بمعنی موت۔ قصد۔ تقدیر الٰہی۔ اور مَنِيَّة کی جمع مَنَايَا اور مَنُوْن آتی ہے (منجد) اور رَيْبُ الْمَنُوْنِ محاورتًا اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی شخص دُوسرے کے بُرے انجام کا منتظر ہو۔ اور اس کا ترجمہ زمانہ کی گردش (حوادثِ زمانہ) سے کیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ (۵۲/۳۰) یا کافر کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے حق میں زمانے کا حوادث کا انتظار کر رہے ہیں۔

۲۔ دَآئِرَةٌ، دَارَ بمعنی گھومنا۔ چکر کاٹنا۔ اور دَآئِرَة ایک تو معروف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ علم ہندسہ کی اصطلاح میں ایسا گول اور مستوی خط جس کا فاصلہ ہر مقام پر مرکز سے یکساں ہو۔ اور معنی گردشِ ایام۔ زمانہ کی آفتیں اور مصیبتیں (منجد) ہے۔ گویا یہ لفظ بھی بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے یعنی کسی پر مصائب و شدائد کے نزول کی انتظار (ج دوائر) ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ (۹/۹۸) اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں زمانہ کی گردشوں کے منتظر ہیں۔ زمانہ کی گردش انہی پر (واقع ہو)۔

۳۔ دُوْلَةٌ اور دَوْلَةٌ دائرہ کے برعکس اچھے معنوں میں استعمال ہوتا ہے (مف) دال الزمان بمعنی زمانہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- صَدَفَ : بمعنی اَعْرَضَ عَنْہُ وَصَدَّ (م۔ل) سخت اعراض کرنا۔ اور صَدَفٌ بمعنی سیپ، پہاڑ کا کنارا، اور اونٹ کی ٹانگوں میں کجی کو کہتے ہیں۔ اور ان تینوں میں سختی اور کجی بھی پائی جاتی ہے (مف) اس کا صلہ کبھی عَنْ سے ہوتا ہے لیکن اس صلہ کے بغیر بھی یہ اپنے معنی دیتا ہے) ارشادِ باری ہے :

سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ (۶/۱۵۷) — جو لوگ ہماری آیتوں سے (اپنا منہ یا دوسرے لوگوں کو) پھیرتے ہیں اس پھرنے کے سبب ہم ان کو بُرے عذاب کی سزا دیں گے۔

دوسرے مقام پر فرمایا :

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ (۶/۴۶) — دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کیے جاتے ہیں۔

ماحصل : اَعْرَضَ (من) صرف سامنے سے ہٹ جانے یا منہ پھیر لینے کے معنے میں آتا ہے تَوَلّٰی عَنْ دوستانہ تعلقات ختم کرنے کے لیے، اور صدف شدتِ اعراض کے لیے آتا ہے۔

منہ کے بل گرنا ——— دیکھئے " اوندھا ہونا "

۴۱ ——— موافقت کرنا

کے لیے وَفِقَ اور وَطَأَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں :

۱- وَفِقَ : اَلْوِفْقُ بمعنی دو چیزوں کے درمیان موافقت اور ہم آہنگی۔ اور وَفَّقَ (توفیقا) بمعنی اللہ تعالیٰ کا حالات کو کسی کام کے سازگار مطابق بنا دینا۔ یہ لفظ بُرے مفہوم میں استعمال نہیں ہوتا (مف) ارشادِ باری ہے :

اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا (۴/۳۵) — اگر دونوں (ثالث) زوجین میں صلح کرا دینا چاہیں تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔

۲- وَطَأَ کے معنی کسی چیز کو پاؤں سے کچلنا، روندنا اور مسلنا ہے۔ اور وَطَأَ عَلَى الْاَمْرِ بمعنی کسی کام کو اپنی مرضی کے موافق آسان بنا لینا ہے (منجد) اور یہ کام انسان کا ہے اور عموماً بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (۹/۳۷) — (امن کے مہینوں کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ کسی مہینہ کو ایک سال تو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ خدا کے مقرر کردہ ادب کے مہینوں کی گنتی موافق بنا لیں (پوری کر لیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری دفعہ دیکھا (م-ق) اور یعنی عرشِ الٰہی کی داہنی جانب بیری کا درخت جو ملائکہ وغیرہ کی پہنچ کی آخری حد ہے (منجد) وُہ مقام جہاں آں حضرتؐ کو فیوضاتِ الٰہیہ اور بھاری انعامات سے خاص طور پر نوازا گیا تھا (مف) اور یہ سب باتیں سورۂ نجم کی آیات ۵ سے ۱۸ تک ثابت ہیں) ارشاد باری ہے؛

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (۵۳/۱۵) — سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اسی کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

۱۳- کوثر، کا معنیٰ اہلِ لغت نے خیرِ کثیر لکھا ہے اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ کوثر بہشت کی ایک نہر کا نام ہے جو آں حضرتؐ کو عطا ہوئی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آں حضرتؐ کو اونگھ آ گئی۔ اٹھے تو تبسّم فرمایا اور تبسّم کی وجہ یہ تبلائی کہ ابھی ابھی مجھ پر ایک سُورت نازل ہوئی ہے۔ پھر سورۂ کوثر پڑھی اور فرمایا، "تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا، "اللہ اور اس کا رسُول ہی بہتر جانتے ہیں" فرمایا، "وُہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھ کو بہشت میں دی ہے۔ اس میں خیرِ کثیر ہے۔ ارشاد باری ہے؛

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (۱۰۸/۱) — (اے محمدؐ!) بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔

۱۴- سلسبیل، کا معنیٰ اہلِ لغت شیریں اور خوشگوار پانی لکھتے ہیں جو حلق سے بآسانی اتر جائے۔ اور سلسبیل کی تعریف اللہ نے خود ہی بیان فرما دی ہے کہ وُہ جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے جس کے مشروب میں زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔ ارشاد باری ہے؛

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا (۷۶/۱۷-۱۸) — اور وہاں انھیں ایسے جام پلائے جائیں گے جن کے مشروب میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔

زنجبیل، تاثیر میں انتہائی گرم۔ انہضام کو درست کرنے والی، حرارتِ غریزی کو تیز کرنے والی اور قوٰی کو بحال رکھنے والی چیز ہے۔

۱۵- تسنیم، اسی طرح تسنیم بھی جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے۔ ارشاد باری ہے؛

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۸۳/۲۷-۲۸) — اور اس (رحیق۔ شراب خالص) میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی وُہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب بندے پئیں گے۔

کافور: جنت کے مشروبات میں زنجبیل کی آمیزش کے علاوہ کافور کی آمیزش کا ذکر بھی قرآن میں آیا ہے۔ کافور ایک مشہور، خوشبودار، سفید رنگ کی دوائی ہے جو کافور کے درخت سے حاصل ہوتی ہے۔ تاثیر میں حد درجہ سرد ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے؛

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا (۷۶/۵) — نیکو کار ایسے جام نوش کریں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ